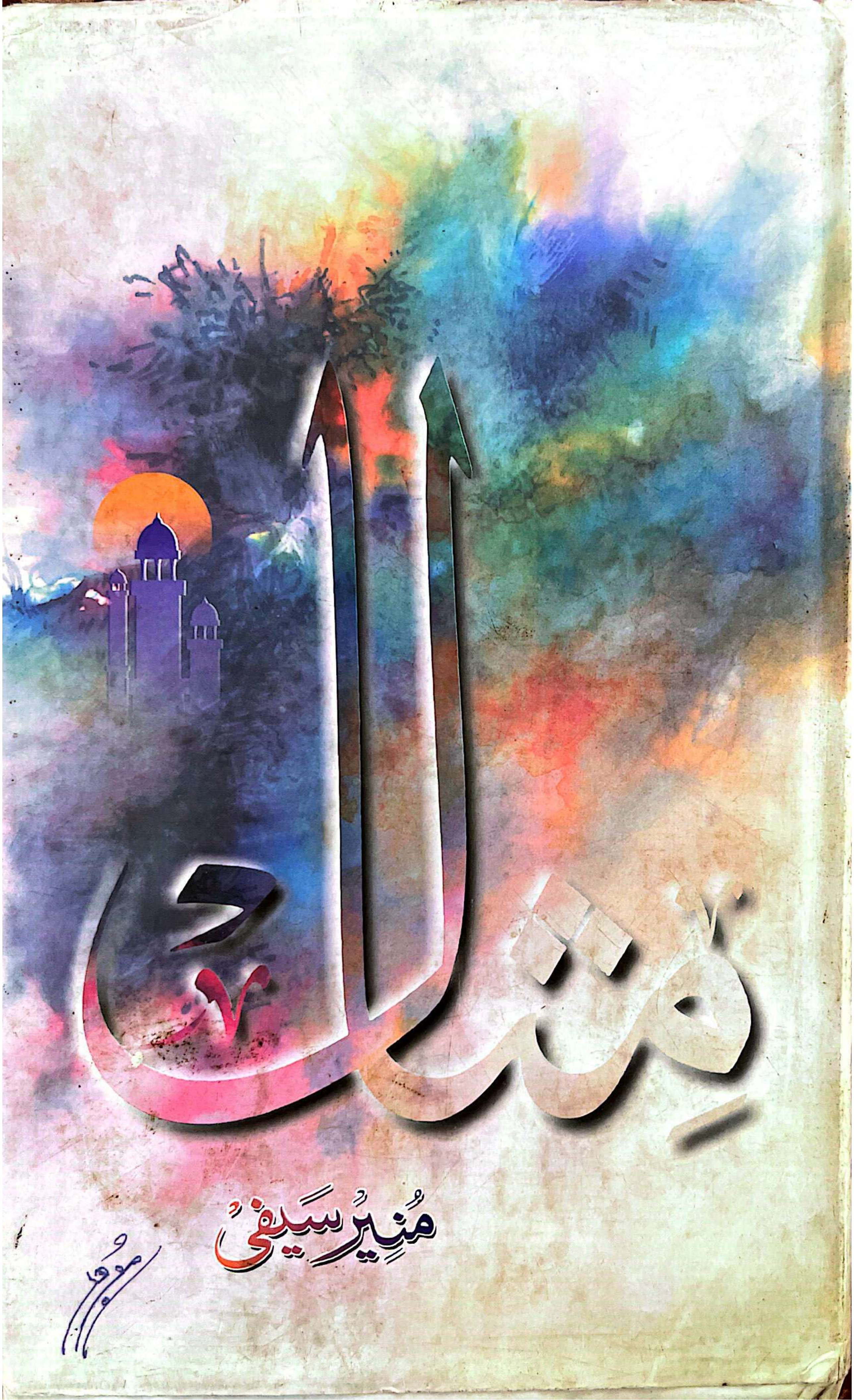
مِثال
مُنیر سیفی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لبوں پر ثبت ہو تفسیرِ قرآں
وہ اسمِؐ مُحترم دل پر لِکھا ہو

احادیثِ نبیؐ ہوں جاں سے اَزبَر
نظر میں سیرتِ خیرُالورٰیؐ ہو

پئے قِرطاس ہو دامانِ یُوسُفؑ
قلم جبریلؑ کے پَر کا بنا ہو

بِنائے رَوشنائی نُورِ وَالّیل
چَراغِ ہجر لَو دینے لگا ہو

نظر رَوشن، دماغ و قلب رَوشن
خُدا لِکھوائے، بندہ لِکھ رہا ہو

.... تو حقِّ نعت شاید پھر ادا ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مثال

ہاتھ کی رِحل پہ جب تک نہ ہو اُس کی صُورت
ایک آیَت کی بھی تفہیم نہیں ہو سکتی

مِثال

مُنیرؔ سیفی

کاغذی پیرہن

مثال...... مجموعۂ نعت...... منیر سیفی

وسیم جگنو نے مکتبۂ جدید پریس، لاہور، سے چھپوا کر
کاغذی پیرہن، ۷۲ بیڈن روڈ، لاہور سے شائع کی۔

اشاعتِ اوّل : جنوری ۲۰۰۲ء
مشینی خطّاطی : عبارات
خطّاطی : محمد صدیق گلزار
تزئین : محمد علی زاہد
سرورق : موجد
قیمت : ۱۵۰ روپے

MISAAL
(Urdu *Na'at* Poetry by *Munir Saifee*)

Copy Right © 2002 - 1st Edition

Printed by:
Maktaba-e-Jadeed Press,
9-Railway Road, Lahore, Pakistan.

Price:
Rs.150., US$.10., UK Pound 7.

Published by:
Kaghadhi Paerahen
72-Beadon Road, Lahore-54000, Pakistan.
Tel: +92.42.7122552
e.mail:kaghadhipaerahen@hotmail.com

ISBN 969 8527 25 7

پہلے،

اپنے اُس جدِّ امجد کے نام

جس نے اسلام قبول کر کے

پوری نسل کے لیے راستہ کھول دیا'

اور پھر

اپنے والد مرحوم بشیر احمد کے نام!

قرآنؑ تھما کرؑ مِرے اَجداد کو سَیفی
گِرنے سے بَہُت پہلے مجھے تھام لیا ہَے

فہرست

پیش لفظ......شاہد شیدائی 11

حمد و ثنا

حمد 19
ثنا 21
دُعا 25

نعت

نہ دل پہ بوجھ رہے گا نہ امتحان میں جان 31
لبوں پر ثبت جس دم مُہرِ استبداد ہوتی ہے 33
فہم و خرد سے ماورا، آپ حضورؐ کیا نہیں 35
ندی تھا وہؐ دریا تھا، سمندر تھا وہؐ کیا تھا 37
سرورِؐ دو جہاں، آپ کا ذِکر ہے 39
حُسن کی اِبتدا آپؐ پر ختم ہے 41
کرنا ہے مجھے نعت رقم، شاہِ دو عالمؐ 43
خوشبو پُھوٹے لفظوں سے، جب نعت کہوں مَیں 45
عشقِ نبیؐ ہو گا مذہب تو روشنی ہو گی 47
خوشبو کو تصویر کروں پر نعت نہ لکھی جائے 49

مثال

عرش سے جب ہو رہا ہو نعت کا مجھ پر نُزول ۵۱
اِک سمندر کی جستجو میں ہے ۵۳
عشق کا سیکھیے قرینہ ابھی ۵۵
مَیں بتاتا ہوں کیا ہیں میرے رسولؐ ۵۷
کیا سجود و قیام کی برکت ۵۹
جہاں ہے حُسن، رہینِ جمال آپؐ کا ہے ۶۱
نہ قافلہ کوئی دیکھا، نہ فاصلہ ہم نے ۶۳
نظامِ خالقِ اکبر ہے، انتظامِ رسُولؐ ۶۵
جل گیا ہجر میں سینہ آقاؐ ۶۷
کون آئینہ ہے اور کون اُجالا تجھ ساؐ ۶۹
شافعِؐ رُوزِ جزا، مالکِ کوثرؐ کے سوا ۷۱
بزمِ کونین کا محور ہیں رسولِ عربیؐ ۷۳
تصور میں وہ صورتؐ کیا بسی ہے ۷۵
مرے آقاؐ یہ دولت بخش دیجے ۷۷
آنکھ سے جاری نہ ہو جب تک فُرات ۷۹
مرکز سے جو سُوت برابر ہٹ جائے ۸۲
اسمِ صد احترام آپؐ کا نام ۸۳
ہر نفس وِردِ زُباں صلّی علیٰ کیسے نہ ہو ۸۶
دیکھنا ہے جو پیار سائیںؐ کا ۸۷
جس دن سے ترےؐ عشق کا الزام لیا ہے ۹۰
نہ صبح دیکھی، نہ شام دیکھی، کہاں نہ عالی مقامؐ پہنچے ۹۱
دُنیا کے عذابوں سے مفر کیسا لگا تھا ۹۳
کیسے ہو زمانے کو تری ذات کا ادراک، اے سیّدِ لولاکؐ ۹۵

مثال

جب وُرُودِ احمدِ مختار طیبہ میں ہُوا 97
نفس در نفس تھی وہ درکار خوشبو 99
کیا سمجھتا ہے خود کو تُو آنسو! 101
یہ جو چُپ چاپ طیبہ کو رواں ہیں 103
رُخِ حیات پہ لے دے کے جو تمازت ہے 105
عشق مسافت پر نکلا ہوں، آگے اللہ مالک ہے 107
مشکل ہے اَے نبیوں کے سردار نہایت مشکل ہے 109
کیا چاہیے اُور اُس کو بھلا آپؐ کے در سے 111
چاہے سو بار یہ دُنیا چھوٹے 113
روشنی تجھؐ سے، ہوا تجھؐ سے ہے 115
چھٹ گیا سارا نگاہوں سے غبار آ کر یہاں 117
جانتے ہیں مجھ سے اُٹھ سکتی نہیں میت مری 119
جہاں ہر ذرّہ ہم دوشِ قمر ہے 121
دل میں کعبہ، آنکھ میں شہرِ نبیؐ لایا ہوں مَیں 123
موسم ہیں جدا سب سے، فضا اَور ہی کچھ ہے 125

سلام

دشت کہانی مانگ رہا ہے 129
کتنی صدیاں بیت گئی ہیں، گریہ بند نہیں ہوتا 131
کس نے روکا ہے زمانے میں ہُوا کا راستہ 133
صحراؤں میں جشن منایا جا سکتا ہے 135
پھر نہیں رُکتے وہ پل بھر کے لیے 137
جتنے کانٹے تھے، رہِ حق سے ہٹائے ہُوئے ہیں 139
جو سانحہ کبھی گزرا نہ تھا، گزر جاتا 141

مَنقبت

پھر کہاں چمکا مقدّر اِس طرح انسان کا ۱۴۳

قطعہ ثلاثی

شہود و شاہد و مشہود کیا ہے ۱۴۷
سمندروں کا کلیجا تو پَل میں کٹ جاتا ۱۴۷
کُھلیں گے سارے زمانے کے تجھ پہ دروازے ۱۴۷
اپنے اپنے وُجود میں مصروف ۱۴۸
شرط یہ ہے قبول ہو جائے ۱۴۸
مجھ پہ لفظوں کی کھل کے بارش ہو ۱۴۸
اپنی اُلفت کا دیا دل میں جلا دے آقاؐ ۱۴۹
کیوں نہ اُس در کی خاک ہو جائیں ۱۴۹
نبیؐ کے شہر سے منسوب ہونا ۱۴۹
مری پونجی...... مرا ایمان اُنؐ پر ۱۵۰
گناہوں سے، غموں سے پاک ہوتا ۱۵۰
محبت، خُلق، خوشبو، روشنی ہیں ۱۵۰
یہیں بخشش، یہیں رحمت ہے سیفی! ۱۵۰
یاد کو اُن کی لبادہ جب کیا ۱۵۱
یوں تو روز آتا تھا سورج سامنے ۱۵۱
کیا امانت، کیا دیانت کے اُصول ۱۵۱
قلب تھا ریشم کا، آہن کا بدن ۱۵۱
آنسوؤں کے چراغ جلتے رہیں ۱۵۲
طوفِ کعبہ تو اِک بہانہ ہے ۱۵۲
ساتھ یاں تک دیا خدا حافظ! ۱۵۲

پیش لفظ

نعت گوئی کا فن پُل صراط پر چلنے کے مترادف ہے، ذرا سی چوک شاعر کو پستیوں میں دھکیل سکتی ہے جبکہ اِس پر سے کامیابی کے ساتھ گزر کر رفعتوں کو بھی چھوا جا سکتا ہے۔ یہ فیصلہ کرنا، ناممکنات میں سے ہے کہ کس راہی سے غلطی سرزد ہوئی اور کس کا عشق صادق نکلا! یہ مرتبہ وُہ جسے چاہے، عطا کر دے! تاہم شرط یہ ہے کہ نعت گو شاعر کا قلم باوضو ہو، اُس کے الفاظ سراپا نیاز ہوں اور وہ شہرِ نبیؐ کی جاروب کشی کو اپنے لیے باعثِ فخر سمجھتا ہو۔ وہ زبان و بیان پر قدرت رکھتا ہو، شعر گوئی کے رُموز اور فن کی باریکیوں کو خوب سمجھتا ہو اور اِس کے ساتھ ساتھ قرآن و حدیث سے کماحقہٗ آگاہی رکھتا ہو۔

میرے خیال کے مطابق منیر سیفی میں یہ تمام خوبیاں موجود ہیں۔ اِس ضمن میں، سب سے پہلی بات یہ ہے کہ وہ غزل کا شاعر ہے اور اُسے اِس فن پر نہ صرف دسترس حاصل ہے بلکہ اُس کی بیاض میں ایسے نشتر بھی موجود ہیں جو اُسے ایک غزل گو شاعر کی حیثیت سے ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔ مثلاً:

مہمان آ گیا تھا سو کھانے کی میز پر
جلتا ہُوا چراغ بجھانا پڑا مجھے

پانی قبول ہی نہیں کرتا تھا میری لاش
دریا کو اپنا نام بتانا پڑا مجھے

چاند پہ جتنا سُوت تھا، بڑھیا کات چکی ہے
کچھ ہی دن میں چاند برہنہ ہونے کو ہے

مثال

درو دیوار کسی اَور کے، گھر میرا ہے
اب بھی میں زندہ اگر ہُوں تو ہُنر میرا ہے

کسی فرعون کو پیچھے لگا لو!
اُتر جاؤ گے دریا پار ایسے

منیر سیفی نے غزل ہی کی ہیئت میں نعت کہنے کا شِعار بھی اپنایا ہے۔ حمد وثنا اَور نعت کے آثار ہمیں اُس کے مجموعۂ غزل ''لَو'' میں بھی دکھائی دیتے ہیں۔ سچ پوچھیے تو منیر سیفی اگر الگ سے اپنا مجموعۂ نعت نہ بھی شائع کراتا اور صرف غزل ہی میں طبع آزمائی کرتا رہتا تو بھی نعت کا وافر حصہ ہمیں اُس کے کلام میں مل جاتا۔ ''لَو'' میں شائع شدہ کئی نعتیہ، حمدیہ اَشعار میرے تھیس کے ثبوت کے لیے کافی ہیں:

صبح اُترے تو مجھے شام سے اچھا پائے
میرا فردا، مرے اِمروز سے اچھا کر دے!

اپنی تقدیر بدلنا ہے مجھے بھی سیفی!
اُس کے لکھے میں بھی ترمیم نہیں ہو سکتی

میں نے سُورنگ میں لکھا ہے ترا اِسمِ جمیل
حرف تیرے ہی سہی، حرف میں زر میرا ہے

ہاتھ کی رِحل پہ جب تک نہ ہو اُس کی صُورت
ایک آیت کی بھی تفہیم نہیں ہو سکتی

ہو گئے ہوتے وہ ممنونِ فُرات
گر نہ ہوتے پاؤں زمزم آشنا

مگر منیر سیفی کے لیے شاید یہ کافی نہ تھا۔ اُس نے عقیدت کا یہ سفر جاری رکھا۔ چنانچہ ''لَو'' کے بعد ''مثال'' آج ہمارے سامنے ہے۔

منیر سیفی ایک درد بھرا دل رکھتا ہے۔ حق تعالیٰ نے عاجزی اور اِنکساری ایسی صفات اُس میں کُوٹ کُوٹ کر بھردی ہوئی ہیں۔ وہ اُس کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے اور سَو سو بار کرتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ جب اُس کی عطا کردہ نعمتوں میں، شعر گوئی بھی ایک نعمت ہے تو کیوں نہ اِسے اُس کی حمد وثنا کرنے، اُس کے پیارے محبوب حضرت محمدؐ پر دُرُود بھیجنے اور اہلِ بیتؓ کی شان میں شعر کہنے کے لیے صَرف کیا جائے! چنانچہ جب اُس نے اِس وادیٔ نور ونکہت میں قدم رکھا تو اُس کا دامن، غزل کے جواہر کے ساتھ ساتھ عقیدت کے پھولوں سے بھی بھرتا چلا گیا۔

اِس سے پہلے کہ منیر سیفی کے فنِ نعت گوئی پر بات کی جائے، کیوں نہ اُس کے اوّلیں مجوعۂ کلام میں جھانک لیا جائے، جہاں غزلیہ شاعری میں بھی جا بجا ایسے اِشارے ملتے ہیں جن سے پتا چلتا ہے کہ منیر سیفی، صُوفیا کے مسلک پر یقین رکھتا ہے جن کے ہاں عشقِ مجازی کی پگڈنڈی عشقِ حقیقی کی شاہراہ سے جا ملتی ہے۔ چنانچہ اُس کی غزل میں جہاں اِس قسم کے اشعار ملتے ہیں:

ہو گئی ہیں خواب وہ زُلفیں مگر
اُنگلیاں ہیں اب بھی ریشم آشنا

رُوزِ روشن میں تارے گنتا ہوں
کر گیا کوئی واردات کھلی

مثال

گلی سنسان ہے لیکن وہ سیفی!
ابھی تک ہے دریچے میں مقید

شہر بدر ہونے سے کیوں گھبراتے ہو
ہم دونوں سے ایک قبیلہ بن سکتا ہے

ماہتابوں کے درمیان تھا میں
رات، کچھ ایسے مجھ پہ رات کھُلی

تم پر حسن کی سب تمثیلیں ختم ہوئیں
اُور محبت کرنا مجھ پر ختم ہوا

وہاں ایسے اشعار کی بھی کمی نہیں جو قطرے میں دجلے کا منظر دکھاتے ہیں۔ مثلاً:

مَیں کہاں ہُوں، مجھے پتا تو چلے
میری آنکھوں سے کائنات گزار

روشنی منقطع نہ ہو جائے
جتنی جلدی ہو واجبات گزار

میرے سائے سے چھڑا دے مرا پیچھا اب تو
روشنی، تیری طرف کب سے سفر میرا ہے!

ایک ہی شخص تھا دُنیا میں الگ، بے سایہ
روشنی اب کبھی تجسیم نہیں ہوسکتی

اپنے موضوعات کے اعتبار سے، منیر سیفی کی نعت اُس کے ہم عصروں سے مختلف ہے۔ تقابلی جائزہ تو اِس مختصر سی تحریر میں ممکن نہیں مگر اِتنا ضرور کہا جاسکتا ہے کہ نعت گو شعرا کی اکثریت نے اِس صنف کو حضورؐ کا سراپا بیان کرنے، اُنؐ کی ذات سے اپنی محبت جتانے اور اُنؐ کی مدح سرائی میں اپنی مغفرت تلاش کرنے کے لیے استعمال کیا ہے جبکہ منیر سیفی، حضورؐ کے حسنِ مجسم میں مکمل طور پر جذب ہو کر نعت کہتا ہے۔ وہ عشقِ نبیؐ میں اِس قدر ڈوبا ہُوا ہے کہ اُسے اُنؐ کے ذِکر میں، اِس دُنیا پر چھائے ہوئے ہر قسم کے جبر سے نجات ملتی دکھائی دیتی ہے۔ درج ذیل شعر میں جو اَنداز اپنایا گیا ہے، وہ اِس سے پہلے نعت میں شاید ہی کہیں دکھائی دیا ہو۔

لبوں پر ثبت جس دَم مُہرِ استبداد ہوتی ہے
مِرے سینے میں برپا محفلِ میلاد ہوتی ہے

فن کے لحاظ سے منیر سیفی کی نعت اُس کی غزل کی طرح اِس قدر جان دار ہے کہ اِس میں ڈِھیلا مصرع شاذ ہی نظر آتا ہے۔ وہ جگہ جگہ معانی کے گلزار کھلاتا چلا جاتا ہے۔ اِس مجموعے میں وہ تمام شعری محاسن موجود ہیں جو عمدہ کلام کا خاصّہ ہُوا کرتے ہیں۔

کبھی جو دیر سے لَوٹوں تو میری ماں کی طرح
وہ میرے رِزق کا حصہ نکال رکھتا ہے

گھروں میں جن کے دیا بھی نہیں ہے، اُن کے لیے
فضا میں چاند ستارے اُچھال رکھتا ہے

مثال

یہ کس کا نام لیا ' روشنی اُترنے لگی
یہ کس کا ذکر چلا ' پڑ گئی زُبان میں جان!

رات ساری کٹی مدینے میں
جب لیا وقتِ شام ' آپؐ کا نام

جھکا ہُوا نہیں یوں ہی فلک ' خدا کی قسم!
زمیں کو چُوم رہا ہے در احترامِ رسولؐ

چھوڑ آیا ترِے در پہ میں یہ سوچ کے آنکھیں ' ہر پَل تجھے دیکھیں!
مجھ سا بھی زمانے میں نہ ہوگا کوئی چالاک ' اے سیّدِ لَولاکؐ

ایک آیتؐ سو رہی تھی اُسؐ کے بستر پر منیر
اور جاری تھا مدینے کو سفر قرآن کا

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ منیر سیفی کا یہ مجموعہ نعتیہ شاعری میں ایک گراں قدر اضافے کا باعث بنے گا۔

شاہد شیدائی

☆☆☆

حمد و ثنا

حمد

اُداس لمحہ لبوں پر سوال رکھتا ہے
کہاں سنبھال کے تو ماہ و سال رکھتا ہے

میں روشنی میں اُسے بُھول بُھول جاتا ہُوں
وہ تیرگی میں بھی میرا خیال رکھتا ہے

وہ بخشتا ہے گناہِ عظیم بھی لیکن
ہماری چھوٹی سی نیکی سنبھال رکھتا ہے

میں لاکھ بند کروں راستے، وہ ربِّ عظیم
مِری دُعا سے تعلق بحال رکھتا ہے

کبھی جو دیر سے لَوٹوں تو میری ماں کی طرح
وہ میرے رِزق کا حصّہ نکال رکھتا ہے

گھروں میں جن کے دِیا بھی نہیں ہے اُن کے لیے
فضا میں چاند ستارے اُچھال رکھتا ہے

زمیں تو خیر زمیں ہے، اُفق سے تا بہ اُفق
تمام نقش، فقیدُ المثال رکھتا ہے

نہ ہوں گے مسخ کبھی اُس کے خال و خطِ سیفی
جو شخص آئنہ اپنا اُجال رکھتا ہے

....

ثنا

وہ رحمتہُ اللعالمیںؐ!
وہ رحمتہُ اللعالمیںؐ!

خیرُ البشرؐ، کہفُ الوریٰ
رشکِ قمرؐ، شمسُ الضحیٰ
نورُ الھدیٰ، صدرُ العلیٰ
نازِ فلکؐ، فخرِ زمیں
وہ رحمتہُ اللعالمیںؐ!

قرآن کی تحریر ہیں
ایمان کی تفسیر ہیں
انسان کی تقدیر ہیں
وہ حاصلِ دُنیا و دیں
وہ رحمتہُ اللعالمیںؐ!

وہ محورِ لوح و قلم
وہ پیکرِ فضل و کرم
سب سے بلند اُن کا عَلَم
سب سے بڑے روشن جبیں
وہ رحمۃُ اللّعالمیںؐ!

وہ رونقِ کون و مکاں
وہ باعثِ خلقِ جہاں
نوعِ بشر کے ترجُماں
وہ کلمۂ حقِّ مُبیں
وہ رحمۃُ اللّعالمیںؐ!

ذِکرِ دلِ موسٰیؑ ہیں وہؐ
پنہاں دمِ عیسٰیؑ ہیں وہؐ
یٰسین ہیں، طٰہٰ ہیں وہؐ
وہ ہیں شفیعُ المُذنبیںؐ
وہ رحمۃُ اللّعالمیںؐ!

انسان کی معراج ہیں
نبیوں کے وہؐ سرتاج ہیں
ہر ایک کل کا آج ہیں
ہر اِک زمانے کے مکیں
وہ رحمتہُ اللعالمیںؐ!

وہؐ ہیں مسیحا دَہر کے
تریاق وہؐ ہر زَہر کے
ذرّے بھی اُنؐ کے شہر کے
ہم پایۂ عرشِ بریں
وہ رحمتہُ اللعالمیںؐ!

ہر دِل میں ہر دھڑکن میں وہؐ
صحرا میں وہؐ گلشن میں وہؐ
میرے کمالِ فن میں وہؐ
اِیماں مِرے، میرے یقیں
وہ رحمتہُ اللعالمیںؐ!

اُنؐ سے محبّت بے گماں
ہے نقدِ دل، ہے قرضِ جاں
اُنؐ کی بڑائی ہو بیاں
لفظوں میں ممکن ہی نہیں
وہ رحمتہُ اللّلعالمیںؐ!
وہ رحمتہُ اللّلعالمیںؐ!

....

دُعا

ہر چند زمانے سے کئی سال لڑا ہُوں
محسوس یہ ہوتا ہے کہ اب ٹوٹ رہا ہُوں
جو کچھ تھا مِرے پاس وہ سب ہار گیا ہُوں
اور آج تہی دَست ترے در پہ کھڑا ہُوں
سینے کو مِرے عشقِ محمدؐ سے تُو بھر دے
بیداریٔ شب دے، تُو مجھے آہِ سَحَر دے

پہلے تو مجھے عشق کا اِدراک عطا ہو
سرکارؐ کے قدموں کی مجھے خاک عطا ہو
سینے کو مِرے وُسعَتِ اَفلاک عطا ہو
ماتھے کو مِرے پھر وہ درِ پاک عطا ہو
پھر اپنی محبّت کو بھی رکھ دینا خوشی سے
بچ جائے اگر دل میں جگہ عشقِ نبیؐ سے

مَیں سانس اگر لُوں تو فقط عشقِ نبیؐ میں
اَشعار بھی سوچُوں تو فقط عشقِ نبیؐ میں
راتوں کو میں جاگوں تو فقط عشقِ نبیؐ میں
اور جان بھی مَیں دُوں تو فقط عشقِ نبیؐ میں
مجھ کو تُو مِرے عشق کی معراج عطا کر!
کل کس نے ہے دیکھا، مجھے سب آج عطا کر!

اَلفاظ وُضو کر کے مِری رُوح پہ اُتریں
کوثر کے تموّج میں نہائیں مِری سوچیں
ڈولے جو قلم میرا ملائک اُسے تھامیں
اور ایسی ہو تحریر کہ آنکھوں سے لگائیں
شامل ہو مِرے شعر میں آنسُو بھی، لہُو بھی
جب نعت میں لکھّوں تو مِرے ساتھ ہو تُو بھی

وہ نعت جو وَالّیل بھی ہو بدرِ دُجیٰ بھی
وہ نعت جو پردہ رُخِ زیبا کا' ضیا بھی
وہ نعت جو دُشمن کے لیے دستِ دُعا بھی
مکّہ بھی جو طائف بھی مدینہ بھی حِرا بھی
اُس نعت پہ ہو فخر بہُت عرشِ بریں کو
وہ نعت کہ وَجد آئے جسے سُن کے زمیں کو

وہ نعت کہ ہر ٹوٹتی ہمّت کو اُبھارے
وہ نعت کہ طوفاں میں نظر آئیں کِنارے
وہ نعت عطا ہو کہ فلک سے ہوں اِشارے
اُس نعت کا ہر لفظ کہ تُو آپ اُتارے
وہ نعت عطا ہو تو ذرا اور بھی سوچُوں
اُس نعت کے صدقے میں دُعا ایک یہ مانگوں:

تُو قادرِ مطلق ہے، ترے بس میں ہے سب کچھ
لَوٹے ہیں تری سمت نظر آیا نہ جب کچھ
چھوٹوں سے محبت نہ بڑوں کا ہے اَدَب کچھ
مٹ جائیں گے ہم گر نہ کیا تُو نے بھی اَب کچھ
لوگوں کو اُخوّت بھی، محبّت بھی سِکھا دے!
بکھرے ہُوئے اَفراد کو اِک قوم بنا دے!

....

نعت

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نہ دل پہ بوجھ رہے گا نہ امتحان میں جان
دُرُود پڑھتے رہو، جب تلک ہے جان میں جان

یہ کس کا نام لیا، روشنی اُترنے لگی
یہ کس کا ذِکر چلا، پڑ گئی زبان میں جان

اُٹھانا بوجھ کوئی کم نہیں تھا قرآں کا
نہ تھی زمین میں طاقت، نہ آسمان میں جان

حضورؐ، حرفِ تلطُّف کہ بات بن جائے
حضورؐ، بُوئے تبسّم کہ آئے جان میں جان!

کبھی میں نعت پڑھوں اور کبھی سلام سُنوں
کبھی دہَن میں ہو میرے کبھی ہو کان میں جان

خُوشا وہ سانس جو آئے نبیؐ کی یاد لیے
خُوشا کہ مجھ سے ہو رُخصت نبیؐ کے دھیان میں جان

بس ایک نامؐ سے چلتا ہے کاروبارِ حیات
بس ایک فردؐ سے باقی ہے خاندان میں جان

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لبوں پر ثبت جس دم مُہرِ استبداد ہوتی ہے
مِرے سینے میں برپا محفلِ میلاد ہوتی ہے

میں جب چاہوں، طوافِ روضۂ اقدس میں کھو جاؤں
عبادت وقت کی ہر قید سے آزاد ہوتی ہے

کہاں کی آگہی، کیسی خِرد مندی، پئے طیبہ
جُنوں آثار ہوتے ہیں، وفا بنیاد ہوتی ہے

درِ حیرت پہ پتھرائے ہُوئے ہر ایک چہرے پر
مِرا افسانہ ہوتا ہے، مِری رُوداد ہوتی ہے

ہزاروں محفلیں قربان اُس تنہائی پر کر دوں
وہ تنہائی جو اُنؐ کے ذِکر سے آباد ہوتی ہے

میں اُن لمحوں کے بدلے عمرِ نوحؑ و خضرؑ کیا لیتا
وہ لمحے جب کرم فرما نبیؐ کی یاد ہوتی ہے

حضورؐ ! اب تو بُلا ہی لیجیے مجھ کو حضُوری میں
غمِ فرقت اُٹھانے کی بھی اِستعداد ہوتی ہے

مسلسل اَب بھی ہوتے ہیں عطا اَشعار نعتوں کے
مسلسل اَب بھی اُس گھر سے مِری اِمداد ہوتی ہے

رگ وپے میں ہزاروں بجلیاں کوندیں نہ کیوں سیفی
یہ وہ در ہے جہاں سے روشنی اِیجاد ہوتی ہے

....

صلی اللہ علیہ وآلہ

فہم و خِرد سے ماوَرا، آپؐ حُضُور کیا نہیں
آپؐ حبیبِ کبریا، آپؐ حُضُور کیا نہیں

ہَست بھی آپؐ، آپؐ بُود، آپؐ عدَم کا ہیں وُجُود
آپؐ اَزَل کا سِلسِلہ، آپؐ حضور کیا نہیں

آپ کلیمؑ کا کلام، آپ ہیں یوسُفِؑ تمام
آپ خلیلؑ کی دُعا، آپؐ حضور کیا نہیں

رنگ میں آپؐ رُوپ میں، آپؐ گھٹا ہیں دُھوپ میں
حَبس میں آپؐ ہیں ہَوا، آپؐ حضور کیا نہیں

آپؐ چراغِ طُور ہیں، آپؐ ازل کا نُور ہیں
آپؐ ہیں تابشِ حِرا، آپؐ حُضُور کیا نہیں

جسم لہُو لہُو کہیں، خون سے ہے وُضُو کہیں
کعبہ سے تا بہ کربلا، آپؐ حضور کیا نہیں

رحمتِ ذات ہو گئی، میری نَجات ہو گئی
مَیں نے تو بس اِتنا کہا، آپؐ حضور کیا نہیں

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ندی تھا وہ دریا تھا، سمندر تھا وہ کیا تھا
کشتی تھا، کنارہ تھا، وہ لنگر تھا، وہ کیا تھا

سرشار بھی تھا مَیں درِ رحمتؐ پہ پہنچ کر
پھر بھی وہ مِرے دِل میں جو اِک ڈر تھا، وہ کیا تھا

آنکھوں سے مِری اَشک رواں کیسے تھے، کیوں تھے
دامن میں مِرے ایک گُلِ تر تھا، وہ کیا تھا

خوشبو سی رگِ جاں میں جو اُتری تھی، وہ کیا تھی
سایہ سا ابھی جو مِرے سَر پر تھا، وہ کیا تھا

اِک پَل میں زمیں پر تھا تو اِک پَل میں فلک پر
انساں تھا، فرشتہ تھا، پیمبر تھا، وہ کیا تھا

وہ جس کے لیے خَلق کِیا سارے جہاں کو
وہ اپنے قبیلے ہی میں بے گھر تھا، وہ کیا تھا

جب گُنگ تھے سب، کون گواہی میں تھا بولا
وہ دستِ پیمبرؐ میں جو پتھر تھا، وہ کیا تھا

پیوند لگائے ہُوئے ملبوس میں سیفی
تہذیب و تمدّن کا جو مِحوَر تھا، وہ کیا تھا

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ دو جہاں، آپؐ کا ذِکر ہے
آسماں آسماں آپؐ کا ذِکر ہے

منزلوں منزلوں آپؐ کے تذکرے
کارواں کارواں آپؐ کا ذِکر ہے

آپؐ کا ذِکر ہے، زندگی زندگی
وجہِ تسکینِ جاں آپؐ کا ذِکر ہے

پھُول، شبنم، صبا ...... آپؐ کی آیتیں
گلستاں گلستاں آپؐ کا ذِکر ہے

اُس کی آنکھوں میں ہے طُور کی روشنی
جس کے دل میں نہاں آپؐ کا ذِکر ہے

کائناتوں کا عُنواں ہے نام آپؐ کا
داستاں داستاں آپؐ کا ذِکر ہے

کیوں نہ ہوں میری باتوں میں شیرینیاں
نُطق پر مہرباں آپؐ کا ذِکر ہے

خامشی ہو کہ عالم ہو تقریر کا
شیوۂ عاشقاں آپؐ کا ذِکر ہے

حشر میں کام آئے گا نام آپؐ کا
بخششِ عاصیاں آپؐ کا ذِکر ہے

میرے ہاتھوں پہ سُورج بھی ہے، چاند بھی
جب سے لب پر رواں آپؐ کا ذِکر ہے

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُسن کی اِبتدا آپؐ پر ختم ہے
عِشق کی اِنتہا آپؐ پر ختم ہے

حیرتوں کے سبھی در ہیں وا آپؐ پر
عِلم کا راستہ آپؐ پر ختم ہے

آپؐ پر ختم ہے روشنی کا سفر
نور کا اِرتقا آپؐ پر ختم ہے

آپؐ کا نام تِریاق ہر زَہر کا
ہر دوا، ہر دُعا آپؐ پر ختم ہے

پتھروں کو عطا کی زُباں آپؐ نے
ہر کرم آپؐ کا، آپؐ پر ختم ہے

اور سب سلسلے آپؐ سے ہیں شروع
وَحْی کا سِلسِلہ آپؐ پر ختم ہے

ختم ہے آپؐ کے دوستوں پر وفا
اور جُود و سَخا آپؐ پر ختم ہے

....

صلی اللہ علیہ وآلہ

کرنا ہے مجھے نعت رقم، شاہِؐ دو عالَم!
صد ہفت بَرَس اَور کرَم، شاہِؐ دو عالَم!

کیا میری محبّت میں کمی ہو گئی کوئی؟
کیوں درد مِرے دل میں ہے کم، شاہِؐ دو عالَم!

عالَم ہو کوئی، تیرےؐ تصرُّف میں ہے یکساں
موجود ہو وہ یا ہو عدَم، شاہِؐ دو عالَم!

پہچان مِری، آپؐ کی گلیوں کی گدائی
اِیمان مِرا آپ کا غم، شاہِؐ دو عالَم!

دُنیا سے تو رحمت کے سہارے گزر آیا
محشر میں بھی رہ جائے بھرَم، شاہِؐ دو عالَم!

جب مجھ پہ مِرے ظرف سے بڑھ چڑھ کے عطا ہے
اِس ''مَیں'' کو بھی کر دیجیے ''ہم'' شاہِؐ دو عالَم!

حسرت سے کبھی رشک سے تکتا رہا سیفی
طَیبہ کی طرف اُٹھتے قدم، شاہِؐ دو عالَم!

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوشبو پھوٹے لفظوں سے، جب نعت کہوں مَیں
سُورج جھانکے نقطوں سے، جب نعت کہوں مَیں

دِل کو جتنا چَین مِلے بس مَیں ہی جانوں
جلتے بجھتے اَشکوں سے جب نعت کہوں مَیں

اپنے آپ پہ مجھ کو ٹوٹ کے پیار آتا ہے
اپنی بے کل آنکھوں سے جب نعت کہوں مَیں

یوں بھی اُنؐ کی یاد کو مہماں کر لیتا ہُوں
حِیلوں اَور بہانوں سے جب نعت کہوں مَیں

بچ جائیں جو لفظ وہ پژمُردہ ہو جائیں
چن کر لفظ صحیفوں سے، جب نعت کہوں مَیں

سننے والے کان اُنھیں کے ہوتے ہیں بس
باتیں ہوں دیواروں سے، جب نعت کہوں مَیں

وقت سمٹ کر اِک نقطے پر تھم جاتا ہے
لے کر صدیاں لمحوں سے، جب نعت کہوں مَیں

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عشقِ نبیؐ ہوگا مذہب تو روشنی ہوگی
روشن ہوگا حُسنِ طلب تو روشنی ہوگی

اکثر کاہن اور پیمبرؑ سب کہتے تھے
نکلے گا وہ ماہِ عربؐ تو روشنی ہوگی

باتیں کاہکشاں سی، لفظ ستاروں جیسے
کھولیں گے وہؐ پھول سے لب تو روشنی ہوگی

یا سُورج اُنؐ کے کہنے پر لَوٹ آئے گا
یا چاہے گا میرا رب تو روشنی ہوگی

اِک لمحے کی نیند اندھیرا کر دیتی ہے
آنکھوں میں کاٹیں گے شب تو روشنی ہو گی

جتنی چاہے نظمیں غزلیں تم لِکھ ڈالو
لِکّھو گے جب اُن کا اَدَب تو روشنی ہو گی

نام اِک ایسا دیواروں پر آج لِکھا ہے
سیفی میرے گھر میں اَب تو روشنی ہو گی

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوشبو کو تصویر کروں پر نعت نہ لِکّھی جائے
روشنیاں تقریر کروں پر نعت نہ لِکّھی جائے

لفظوں کو زَنجیر کروں پر نعت نہ لِکّھی جائے
جو چاہوں تحریر کروں پر نعت نہ لِکّھی جائے

خاموشی تعمیر کروں پر نعت نہ لِکّھی جائے
کیا کیا مَیں تدبیر کروں پر نعت نہ لِکّھی جائے

پہلے اپنی سوچ کو صدیوں پر پھیلاؤں، پھر
اِک عالَم تسخیر کروں پر نعت نہ لِکّھی جائے

لمحوں کی دہلیز سے چُن کر گئے دنوں کے عکس
آئینے تعبیر کروں پر نعت نہ لِکھّی جائے

ایک عجب بے چینی کے عالَم میں ہُوں سیفی
نقطے کی تفسیر کروں پر نعت نہ لِکھّی جائے

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرش سے جب ہو رہا ہو نعت کا مجھ پر نُزول
رشک فرما مجھ پہ ہوتے ہیں ملائک اور رُسُولؐ

جب تلک دل ہی نہ ہو لبریزِ حُبِّ مُصطفےٰؐ
کب لہُو میں کر سکا ہے نشّۂ وحدت حُلول

اِک نظر جب گنبدِ خَضریٰ کو دیکھا تو کُھلا
کیا ہے مصرف زندگی کا، کیا ہے سجدوں کا حُصول

وہ پلٹ کر پھر کبھی دیکھے نہ جنّت کی طرف
جس کی آنکھوں میں سما جائے ترے قدموں کی دُھول

مثال

زندگی اپنی جو اُنؐ پر کر نہیں سکتا نثار
اُس کا مرنا بھی اَکارت، اُس کا جینا بھی فضُول

بس یہی سرمایہ اِک دن کام آئے گا ترے
یہ ترے اَشکِ ندامت، یہ تری چاہت کے پھُول

احمدِؐ مختار کی سُنّت ہے سیفی اِس لیے
مجھ کو ہجرت بھی مُبارک، مجھ کو مَرنا بھی قُبول

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِک سمندر کی جستجو میں ہے
حوصلہ کتنا آب جُو میں ہے

کب وہ دُنیا کے رنگ و بُو میں ہے
کیف جو اُنؐ کی آرزُو میں ہے

آپؐ کی یاد سے کسے فرصت
آپؐ کی یاد تو لہُو میں ہے

اس قدر کب ہے نہرِ کوثر میں
جس قدر مَے ترےؐ سُبُو میں ہے

آسماں، تھوڑی دیر خاموشی!
قلب مصروف گفتگو میں ہے

گھر ہے سرکارؐ کا، جبھی سیفی
دل سدا حالتِ وُضو میں ہے

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عشق کا سیکھیے قرِینہ ابھی
قلب کو بننا ہے مدینہ ابھی

دامنِ اہلِ بیتؓ تھاما ہے
راہ طے ہوگی زِینہ زِینہ ابھی

یہ جو رونق ہے اُنؐ کی یاد سے ہے
ورنہ ویراں تھا میرا سینہ ابھی

مَیں ابھی دُور ہُوں مدینے سے
مرنا آیا نہ مجھ کو جینا ابھی

عکس اُنؐ کا اگر اُتر سکتا
آئینہ پونچھتا پسینہ ابھی

ناخدا ہو اگر تمھارے سوا
ڈوب جائے مِرا سفینہ ابھی

بات بے بات ذِکر جنّت کا
تُو نے دیکھا نہیں مدینہ ابھی

سال دو سال تو رہے سیفی
میرے سرکارؐ کا مہینہ ابھی

....

صلی اللہ علیہ وآلہ

مَیں بتاتا ہوں کیا ہیں میرے رسولؐ
روشنی ہیں، ہَوا ہیں میرے رسولؐ

مرتبہ پوچھتے ہو کیا اُنؐ کا
اَنبیا کی دُعا ہیں میرے رسولؐ

نام لے کر خُدا کا چل دیجے
سیدھا سا راستہ ہیں میرے رسولؐ

اَور رکھّا ہے کائنات میں کیا
یا، خدا خود ہے یا ہیں میرے رسولؐ

سبھی پیاسوں کو کرتے ہیں سیراب
رحمتوں کی گھٹا ہیں میرے رسولؐ

اِک سلام اُنؐ پہ بھیج کر دیکھو
کوئی غم ہو دوا ہیں میرے رسولؐ

اپنی اُمّت کے واسطے سیفی
پیار کی اِنتہا ہیں میرے رَسُولؐ

....

صلی اللہ علیہ وآلہ

کیا سجود و قیام کی برکت
سب ہے آقاؐ کے نام کی برکت

میرے سر کو سدا بلند رکھے
آپؐ کے احترام کی برکت

ہر زمانے پہ رحمتیں اُنؐ کی
سب پہ خیرُ الانامؐ کی برکت

ہے اَزَل سے اَبَد تلک جاری
فیضِ عالی مَقامؐ کی برکت

شہر پر سایہ ہو مدینے کا
گھر میں بیتُ الحرام کی برکت

میری جھولی میں ڈال دیں آقاؐ
صبح کی خیر، شام کی برکت

نعت کہتے رہے اگر سیفی
دیکھ لینا کلام کی برکت

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں ہے حُسن، رہین جمال آپؐ کا ہے
مگر وہ حُسن کہ ہے بے مثال، آپؐ کا ہے

خوشا وہ آنکھ جو پُرنم ہے آپؐ کے غم میں
خوشا وہ ذہن کہ جس میں خیال آپؐ کا ہے

وہ کس مقام پہ فائز ہیں آپؐ ہی جانیں
وہ جن کو اَب بھی میسّر وِصال آپؐ کا ہے

ہمیں بھی آپؐ ہیں دونوں جہاں میں سب سے عزیز
ہمارے گھر میں بھی جتنا ہے مال، آپؐ کا ہے

ہیں مہر و ماہ و نجوم آپ کے طَواف میں گم
ہر ایک ذرّہ جو ڈالے دھمال، آپؐ کا ہے

ہُنر یہ آپؐ ہی مجھ کو بتائیں گے آقاؐ!
خُدا سے مانگنا ہے اور سوال آپؐ کا ہے

یہ سچ ہے آپؐ کی فرقت میں مَر بھی سکتا تھا
میں جی رہا ہوں تو یہ بھی کمال آپؐ کا ہے

حُضُورؐ! آپ تو سینے کی دھڑکنوں میں مِلے
میں سوچتا تھا کہ مِلنا مُحال آپؐ کا ہے

اِسے بھی اپنے غلاموں کی صف میں رکھ لیجے
یہ میرا لال، یہ میرا بِلال☆، آپؐ کا ہے

....

☆ میرا پوتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ قافِلہ کوئی دیکھا‘ نہ فاصِلہ ہم نے
کِیا ہے جب بھی مدینے سے رابِطہ ہم نے

الف سے میم کا درپیش ہے سفر ہم کو
لیا ہے مکتبِ طَیبہ میں داخلہ ہم نے

حرَم کا طَوف بھی پھیرا ہے اُنؐ کے کُوچے کا
کچھ ایسا پاؤں سے باندھا ہے دائرہ ہم نے

وُفورِ شوق میں ہم سے تھی دو قدم آگے
ہَوا سے پایا ہے ہر گام حوصلہ ہم نے

ہمیں یہ عجز ہی سب کچھ ہے، رہ میں سُورج کے
جلا کے رکھ دیا چھوٹا سا اِک دیا ہم نے

ہماری شکل پہ کیا کیا نکھار آیا ہے
تلاش کر لیا جس دن سے آئینہ ہم نے

عطا ہوئیں وہیں دس نیکیاں ہمیں سیفی
جہاں زبان سے صلّی علیٰ کہا ہم نے

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظامِ خالقِ اکبر ہے، انتظامِ رسُولؐ
خُدا سے پُوچھ رہا ہُوں، بتا مَقامِ رسُولؐ!

مُقدّر اُس کا ہُوا نشّۂ مئے وحدت
نصیب ہو گئی جس کو شرابِ جامِ رسولؐ

زباں پہ آ گیا جس وقت، مُنکشف یہ ہُوا
خُدا کے نام کا چرچا ہے وِردِ نامِ رسولؐ

ملائکہ ہوں، بشر ہوں کہ جن ہوں، سب ہیں گواہ
سُنا کلامِ خُدا جب، سُنا کلامِ رسولؐ

رہا بھی کیا ہے زمانے میں دُوسروں کے لیے
تمام حُسن تو لِکھا گیا بنامِ رسولؐ

عجیب شخص ہوں مَیں، ڈھونڈتا پھروں ہر جا
فضائے خُلد میں بھی سایۂ خیامِ رسولؐ

دِل و نظر کی حدوں تک ہی کچھ نہیں محدُود
دِل و نگاہ سے آگے بھی ہے قیامِ رسولؐ

جُھکا ہُوا نہیں یُوں ہی فلک، خُدا کی قسم!
زمیں کو چُوم رہا ہے درِ احترامِ رسولؐ

گُماں ہے عرشِ معلّیٰ وہیں کہیں ہوگا
فلک پہ جس جگہ پڑتا ہے عکسِ بامِ رسولؐ

قُیودِ غیر کو خاطر میں لائے گا سیفی؟
خُدا کا بندۂ آزاد ہے، غلامِ رسُولؐ

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جل گیا ہجر میں سینہ آقاؐ
کب دکھائیں گے مدینہ آقاؐ

ایک دن، ایک صدی فرقت میں
ایک پَل، ایک مہینہ آقاؐ

میری تنہائی سمندر جیسی
آپؐ کی یاد سفینہ آقاؐ

دل میں جھانکوں تو مدینہ دیکھوں
بخش دیجے وُہ قرِینہ آقاؐ

روشنی آپؐ نے ایسی بخشی
کور آنکھیں بھی ہیں بِینا آقاؐ

اِبتدا جس کی ترے نامؐ سے ہو
عرش تک جائے وہ زِینہ آقاؐ

جس کے کشکول میں نعتیں اُتریں
اُس کا ہر لفظ خزِینہ آقاؐ

اپنی تخئیل کے قرباں جاؤں
یہ رہا مَیں، وہ مدِینہ آقاؐ

....

صلی اللہ علیہ وآلہ

کون آئینہ ہے اور کون اُجالا تجھؐ سا
غیر ممکن ہے کوئی دہر میں ہوتا تجھؐ سا

تجھ سا شہکار بنا کر اُسے پہچان مِلی
پھر کوئی نقش، مصوّر کو نہ سُوجھا تجھؐ سا

اُس کی تقدیر پہ رشک آئے زمانے بھر کو
جس کو تقدیر سے مِل جائے حوالہ تجھؐ سا

تشنہ لب جو بھی رہا، اپنی خطا تھی اُس کی
کب زمانے کو میسّر نہ تھا دریا تجھؐ سا

مثال

اُس کے سینے میں چمکتے ہیں ہزاروں سُورج
جس کی آنکھوں میں کھلے صبح دریچہ تجھؐ سا

روگ لوگوں کے جہاں حد سے گزرتے دیکھے
آسمانوں سے اُتر آیا مسیحا تجھؐ سا

مجھ گنہ گار پہ اِس درجہ عنایت تیری!
مجھ سا ہوگا نہ غلام اور نہ آقا تجھؐ سا

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شافعِ رُوزِ جزا، مالکِ کوثر کے سِوا
کون رکھے گا بھرم میرے پیمبرؐ کے سِوا

مانگنے والو! مِرا دعویٰ ہے دُنیا بھر میں
کوئی دروازہ کھُلا ہوگا نہ اُس در کے سِوا

کسی کونے، کسی کھُدرے میں پڑا رہنے دیں
اب کہیں دِل نہیں لگتا مِرا اِس گھر کے سِوا

بند آنکھوں سے جو دیکھا تو یہ دیکھا مَیں نے
وہی منظر سے سِوا ہے، جو ہے منظر کے سِوا

مثال

محوِ دیدارِ نبیؐ سب ہیں، سو یہ کارِ حساب
اَور اِک دن پہ اُٹھا رکھنا تھا محشر کے سِوا!

اِک سبق یہ بھی سکھاتی ہے حیاتِ طیّب
دِین کچھ اَور بھی ہے مسجد و منبر کے سِوا

اَور کیا زادِ سفر ہو رہِ طَیبہ میں منیر
دیدۂ تر کے علاوہ، دلِ مُضطَر کے سِوا!

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بزمِ کونین کا مُحور ہیں رسولِؐ عربی
نورِ یکتائی کا مظہر ہیں رسولِؐ عربی

ہر گھڑی نوکِ زباں پر ہیں رسولِؐ عربی
مجھ کو جی جان سے اَزبر ہیں رسولِؐ عربی

عشق کہتا ہے کہ وہؐ میرے ہی دل میں رہتے
عقل کہتی ہے کہ گھر گھر ہیں رسولِؐ عربی

کوئی بھی رنگ، کوئی نسل، کوئی خطّہ ہو
آدمیّت کا مُقدّر ہیں رسولِؐ عربی

عقل محدُود ہے کیا اُن کی بڑائی سمجھے
فہم و اِدراک سے باہر ہیں رسولِ عربی

دستِ شفقت ہیں زمانے میں یتیموں کے لیے
سَر پہ بیواؤں کے، چادر ہیں رسولِ عربی

عزمِ ہجرت ہو کہ طائف کا سفَر ہو درپیش
صبر اور شُکر کا پیکر ہیں رسولِ عربی

دُور رکھّیں کہ مدینے میں بُلا لیں ہم کو
ہم تو بس آپ کے نوکر ہیں رسولِ عربی!

حشر کے روز پریشان نہ ہونا سیفی!
فکر کس بات کی، سَر پر ہیں رَسُولِ عَرَبی

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصوّر میں وہ صُورت کیا بسی ہے
جہاں تک دیکھتا ہُوں روشنی ہے

مُصیبت جب کوئی سَر پر پڑی ہے
تمھاریؐ یاد ہم نے اوڑھ لی ہے

ترِی یادیں ہیں سایہ دوپہَر میں
سیہ راتوں کو توؐ نے صبح دی ہے

تمھارے نام کی برکت سے آقاؐ!
مِرے گھر میں بڑی آسودگی ہے

اُسیؐ کے دم سے کاروبارِ ہستی
سہارا آخرت کا بھی وہیؐ ہے

طَوافِ شہرِ لاثانی ہی مانگے
مِرا سب کچھ مِری آوارگی ہے

لیا ہے دل سے جب بھی نام اُنؐ کا
مجھے خود سے محبّت ہو گئی ہے

جلے ہیں جب مِرے پَیروں کے تلوے
ترِیؐ رحمت گھٹا بَن کر اُٹھی ہے

اِرادہ کس سفَر کا ہے یہ سیفیؔ!
یہ چہرے پر کہاں کی تازگی ہے!

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِرے آقاؐ، یہ دولت بخش دیجے
مجھے اپنی محبّت بخش دیجے

سدا تکیہ تمھارے نام پر ہو
مجھے حُسنِ قَناعت بخش دیجے

دکھائی دے نہ کچھ جُز مُصحفِ پاک
بَصارت کو بصیرت بخش دیجے

قِیامت تک مہکتا ہی رہوں مَیں
ذرا سی بُوئے قربت بخش دیجے

گئے وقتوں کی باتیں مَیں بھی سُن لُوں
مجھے ایسی سماعت بخش دیجے

مِرا ماتھا ہو اور دہلیزِ کعبہ!
مِرے سجدے کو حیرت بخش دیجے

ادا کرنا ہے مجھ کو اپنی قیمت
کمائی میں وہ برکت بخش دیجے

جو سجتا ہے غلاموں پر تمھارے
مجھے وہ قد، وہ قامت بخش دیجے

گناہوں سے مِرے بھی درگزر ہو
مجھے بھی حسبِ عادت بخش دیجے

....

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنکھ سے جاری نہ ہو جب تک فُرات
ہو نہیں سکتا کبھی اِدراکِ ذات

آپ کے حُسنِ تبسّم کی زکات
اَور کیا شے ہے بھلا یہ کائنات

ایک ہستی اَور اِتنی باکمال
ایک اِنساں اَور اِتنا ذی صِفات!

حُسن ہے، پھر عِلم ہے، پھر حُسن ہے
مِل نہیں سکتی تحیّر سے نجات

وہ تو آقاؐ نے سویرا کر دیا
ورنہ دُنیا کے مقدّر میں تھی رات

جس گھڑی اُنؐ کا تصوّر کیجیے
ختم ہو جاتی ہیں ساری مشکلات

دُھوپ کیسی بھی کڑی ہو جبر کی
ایک سایہ بھی ہُوا کرتا ہے ساتھ

آپؐ نے انسان کو بخشا دوام
بے ثباتی ہی کو تھا ورنہ ثبات

اِن کا بھی کوئی تدارُک کیجیے
دِل میں پنہاں ہیں ابھی لات و منات

مصطفےٰؐ، پھر مصطفےٰؐ، پھر مصطفےٰؐ
کامیابی کے ہیں بس اِتنے نِکات

آپؐ کے در کا بھکاری مَیں بھی ہُوں
اِلتفات، اے میرے آقاؐ، اِلتفات!

سانس کم پڑ جائیں طَیبہ دیکھ کر
خوب ہو، گر یوں ہو تکمیلِ حیات

اُن پہ بھی سیفی مِرا اِیمان ہے
مجھ تلک جن واسطوں پہنچی ہے بات

....

مرکز سے جو سُوت برابر ہٹ جائے
اپنے آپ سے اُس کا رِشتہ کٹ جائے

ایک طرف مکّہ ہو، طَیبہ ایک طرف
ذات مِری بس دو شہروں میں بٹ جائے

اَور خُدا سے کیا اُس شخص کو لینا ہے
جس کی عمر ترےؐ رستے میں کٹ جائے

دل کو چین مِلے، اور یہ بھی ممکن ہے
دیکھ کے اُنؐ کا شہر کلیجا پھٹ جائے

سیفی اُنؐ کا نام زباں پر آتے ہی
کیوں نہ غموں کا گہرا بادل چھٹ جائے

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسمِ صد اِحترام آپؐ کا نام
انبیا کا اِمام آپؐ کا نام

آپؐ کا نام روشنی کی سنَد
ماہ و انجم تمام آپؐ کا نام

کس محبّت سے کر دیا اُس نے
کائِناتوں کے نامٔ آپؐ کا نام

کھول دے سارے در معانی کے
سُن کے بیتُ الحرامٔ آپؐ کا نام

آپؐ کا نام وجہِ خوش بختی
ہے دُرُود و سلام آپؐ کا نام

آپؐ کا ذِکر، رُوح کی شبنم
خوشبوؤں کا خِرام، آپؐ کا نام

قیدِ غم سے رِہائی، آپؐ کا اِسم
کیوں نہ لیں پھر غلام، آپؐ کا نام

اَور سب اِنتظام بے معنی
اِک مکمل نظام آپؐ کا نام

رات ساری کٹی مدینے میں
جب لیا وقتِ شام آپؐ کا نام

اس قدر ہوگی زندگی آساں
جس قدر ہوگا عام آپؐ کا نام

اُس کا ہر لفظ اِک صحیفہ ہے
جس سے ہو ہم کلام آپؐ کا نام

رشک کرتے ہیں لوگ سیفی پر
دے گیا کیا مقام، آپؐ کا نام

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر نفس وِردِ زُباں صلّی علیٰ کیسے نہ ہو
جو ہے قرآں کا وہ میرا راستہ کیسے نہ ہو

کیسے ممکن ہے نہ لُوں مَیں سانس اور زِندہ رہوں
شعر لکھّوں اور اُنؐ کا تذکرہ کیسے نہ ہو

ہو گیا ذِکرِ نبیؐ شیر و شکر جب خون میں
شہد سا شیریں، زباں کا ذائقہ کیسے نہ ہو

جس کو قسمت سے اسیری آپ کے در کی مِلے
وہ زمانے کے ہر اِک غم سے رِہا کیسے نہ ہو

میں نے دیکھی ہی نہیں اب تک مدینے کی بہار
اپنی قسمت سے مجھے سیفی گِلہ کیسے نہ ہو

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھنا ہے جو پیار سائیںؑ کا
نام دل سے پکار سائیںؑ کا!

چاہنے والوں پر ہے لطف و کرم
بے حد و بے کنار سائیںؑ کا

کچھ نہیں سُوجھتا بجُز سائیںؑ
نشّہ جب ہو سوار سائیںؑ کا

سب پہ یکساں ہیں رحمتیں اُسؑ کی
سب سے یکساں ہے پیار سائیںؑ کا

زندگی میں غلام بن کر دیکھ!
کم سے کم ایک بار سائیںؒ کا

میرے سینے میں روز اُٹھ اُٹھ کر
رستہ دیکھے غبار سائیںؒ کا

ڈوبنا ہے مِرے مقدّر میں
گھر ہے دریا کے پار سائیںؒ کا

جب مصیبت کوئی بھی آئے گی
کھینچ لُوں گا حِصار سائیںؒ کا

مجھ کو جس حال میں رکھے صد شکر
مجھ پہ ہے اِختیار سائیںؒ کا

حشر برپا نہ ہوگا جب تک ہے
ایک بھی جاں نثار سائیںؒ کا

سائیںؐ کی آل میں ہیں سب سائیں
یہ بھی ہے افتخار سائیںؐ کا

سائیںؐ کے واسطے بہت تھا منیر
غار میں ایک یار سائیںؐ کا

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس دن سے ترےؐ عشق کا اِلزام لیا ہے
ہر شخص نے عزّت سے مِرا نام لیا ہے

لَوٹی ہی نہیں گنبدِ خَضریٰ سے نگاہیں
مَیں نے بھی تو آنکھوں سے بڑا کام لیا ہے

اُتری ہے صبا جب بھی مِرے خانۂ دِل میں
پیغام دیا ہے کبھی پیغام لیا ہے

ایک ایک عمل تیراؐ ہے قرآں کی وضاحت
ہم نے ترےؐ ہر لفظ کو اِلہام لیا ہے

قرآن تھما کر مِرے اَجداد کو سیفی
گرنے سے بہت پہلے مجھے تھام لیا ہے

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ صبح دیکھی، نہ شام دیکھی، کہاں نہ عالی مَقامؐ پہنچے
پڑا ہے اُمّت پہ وقت جب بھی مدد کو خیرُ الانامؐ پہنچے

مریضِ ہجرِ نبیؐ، بس اِک شب کسی طرح سے نکال لے تُو
ہَوا مدینے کی راستے میں ہے، صبح پہنچے کہ شام پہنچے

زمین سمٹی کہ وقت ٹھہرا، کوئی تو اِعجاز تھا کہ پَل میں
چلے حرم سے تو بیتِ اَقدس میں انبیا کے اِمامؐ پہنچے

مَقامِ محمود کا سمجھنا ہر ایک کے بس میں کیسے ہو جب
وہاں بھی کوئی پہنچ نہ پائے جہاں نبیؐ کے غلام پہنچے

میں ایک ناچیز خاک زادہ، مِرے خریدار حُور وغِلماں
یہ اُنؐ سے نسبت کی خیر و برکت ہے، آسمانوں پہ دام پہنچے

بہُت لِکھا اَور کچھ نہ لِکّھا، یہی بس اب ایک آرزُو ہے
جو باقی لکھنے سے رہ گیا ہے، کبھی وہ اُنؐ تک کلام پہنچے

جواب آئے نہ آئے، میرے لیے تو یہ بھی بہت ہے سیفی
دُرُود بھیجوں دُرُود پہنچے، سلام بھیجوں سلام پہنچے

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا کے عذابوں سے مفَر کیسا لگا تھا
وہ گنبدِ خضریٰ کا نگر کیسا لگا تھا

اُس شہر کے بارے میں مجھے کُھل کے بتاؤ!
اُس شہر کا ایک ایک بشر کیسا لگا تھا

پہلے تو لگا ہوگا کہ دل پھٹنے لگا ہے
منظر وہ تمھیں بارِ دِگر کیسا لگا تھا

آنکھوں میں سمٹتی تو نہ ہوگی وہ تجلّی
وہ معرکۂ قلب ونظر کیسا لگا تھا

کیسا تھا یہ اُس در پہ جبیں سائی سے پہلے
پھر دوش پہ رکھّا ہُوا سَر کیسا لگا تھا

وہ دل پہ جو شبنم سی اُترتی تھی، وہ کیا تھی
اَنفاس میں خوشبو کا سفر کیسا لگا تھا

آنکھوں سے نہ بجھتی تھی، بھلا پیاس تھی کیسی
آنکھوں کی جگہ شعلۂ تر کیسا لگا تھا

اب جیسا بھی لگتا ہے تمھیں، مجھ کو خبر ہے
جب طَیبہ سے لَوٹے تھے، یہ گھر کیسا لگا تھا

یہ سِلسِلۂ شام و سحر کیسا ہے سیفی
وہ سِلسِلۂ شام و سحر کیسا لگا تھا

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیسے ہو زمانے کو ترِی ذات کا اِدراک، اَے سیّدِلَولاکؐ
قرآن ہے چہرہ ترا، اِیمان ہے پوشاک، اَے سیّدِلَولاکؐ

وَالشّمس بھی ہے، پھر بھی دوعالَم پہ ہے سایۂ اِعجاز وہ پایا
وَالّیل بھی ہے، شب کی سیاہی بھی کرے چاک، اَے سیّدِلَولاکؐ

اُٹھ جائے جدھر تیری نظر نُور بکھیرے، ہو جائیں سویرے
پا جائے ترِے لمس سے تاثیرِ شِفا خاک، اَے سیّدِلَولاکؐ

خالی نہ مدینے میں کوئی ایک شِکَم ہو، اِس واسطے تجھ کو
دو دن بھی مسلسل نہ میسّر ہُوئی خوراک، اَے سیّدِلَولاکؐ

اُمّت ہے اِدھر تھامے ہُوئے آپ کا دامن، اَے آیۂ روشن
تکتا ہے اُدھر راہ کوئی برسرِ اَفلاک، اَے سیّدِ لَولاکؐ

پھر بھی ہیں مِرے دل میں تری یاد کے ڈیرے، کیا بھاگ ہیں میرے
تُو قلزمِ زخّار ہے، مَیں گریۂ خاشاک، اَے سیّدِ لَولاکؐ

چھوڑ آیا ترے در پہ میں یہ سوچ کے آنکھیں، ہر پَل تجھے دیکھیں
مجھ سا بھی زمانے میں نہ ہوگا کوئی چالاک، اَے سیّدِ لَولاکؐ

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب وُرودِ احمدؐ مختار طَیبہ میں ہُوا
طے اُخوّت کا نیا مِعیار طَیبہ میں ہُوا

گنبدِ خضریٰ سرِ صحنِ حرم دیکھا کبھی
اور کبھی کعبے کا بھی دیدار طَیبہ میں ہُوا

ایک اِک ذرّہ تھا دامن میں کئی سُورج لیے
جیسے ہر لمحہ سَحَر آثار طَیبہ میں ہُوا

جس قدر رویا کیے، ہم اُس قدر دھوئے گئے
جتنا ڈوبا، اُتنا بیڑا پار طَیبہ میں ہُوا

آنسوؤں کی اِک جھڑی تھی میرے اُنؐ کے درمیاں
مجھ کو میرا شوق ہی دیوارِ طَیبہ میں ہُوا

اب یہی اچھّا ہے، مَیں اچھّا نہ ہو پاؤں کبھی
میری خوش بختی کہ مَیں بیمارِ طَیبہ میں ہُوا

اُڑتا پھرتا تھا مَیں جلووں کے تعاقب میں منیر
مجھ سا کاہل بھی سُبک رفتار طَیبہ میں ہُوا

....

صلی اللہ علیہ وآلہٖ

نفَس در نفَس تھی وُہ درکار خوشبو
ہوئی تھی جو صحرا میں بیدار خوشبو

ابھی تو ہے آغاز اُس کے سفر کا
حِرا سے جو لائے تھے سرکارؐ خوشبو

ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ
ہے پھیلی ہوئی سِلسِلہ وار خوشبو

اُخوّت کا پھر وہ سماں کس نے دیکھا
مہاجر تھے پھُول اَور اَنصار خوشبو

مدینے کا ایک ایک گھر باغِ جنّت
مدینے کا ایک ایک بازار خوشبو

مدینے میں ہوتی ہے کِردار سازی
وہیں جا کے ہوتے ہیں اَفکار خوشبو

بتائے گا یہ ایک ''ترکھان بیٹا''
لپٹتی ہے کیسے سرِ دار خوشبو

میں جب بھی سراپاؐ تصوّر میں لاؤں
اُٹھا دیتی ہے ایک دیوار خوشبو

وہ محشر میں جنّت کا مُژدہ ہمیں دیں
ہماری طرف سے ہو اِصرار: ''خوشبو''!

یہ نکتہ سُجھایا ہمیں ''بوعلیؒ'' نے
ہے سیفی تعلق کا ِمعیار' خوشبو

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا سمجھتا ہے خود کو تُو، آنسو!
اُنؐ کی دہلیز جُھک کے چُھو، آنسو!

دل میں طَیبہ نہ آنکھ میں کعبہ
معتبر ہیں نہ مَیں نہ تُو، آنسو!

عزّتِ قلب، سوزِ عشقِ رسُولؐ
اَور آنکھوں کی آبرُو آنسو!

گر ہے دیدار کی طلب تو رہیں
باوُضو آنکھ، باوُضو آنسو

اب تو سرکارؐ، اِک نگاہِ کرم!
آنکھ رونے لگی لہُو آنسو

مَیں سماعت کے کس مَقام پہ ہُوں
مجھ سے کرتے ہیں گفتگو آنسُو

دل سے نکلے صدائے صلّی علیٰ
آنکھ سے بن کے نکلے "ہُو" آنسُو

وہ ترے آس پاس ہوتے ہیں
جن کی تجھ کو ہے جستجو آنسُو!

اُن کی پاکیزگی منیر نہ پوچھ
جو گریں اُنؑ کے رُوبرُو آنسُو

خون رونے کی دیر ہے سیفی
مجھ کو کر دیں گے سُرخ رُو آنسُو

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ جو چُپ چاپ طَیبہ کو رواں ہیں
عمل داری میں اِن کی دو جہاں ہیں

ازَل بھی اُنؐ کی ہے، اُنؐ کی ابَد بھی
اُنھیںؐ کے واسطے کون و مکاں ہیں

نہایت ہیں وُہیؐ ہر راستے کی
وہؐ خود منزل ہیں، خود ہی کارواں ہیں

جہاں کوئی نہیں پہنچا وہاں بھی
مِرے آقاؐ کے قدموں کے نشاں ہیں

عرَب سے ہو تعلّق یا عجَم سے
وہؐ سب پر ایک جیسے مہرباں ہیں

مدینے میں ہیں یا جنّت میں ہیں ہم
زمینیں بھی یہاں کی آسماں ہیں

نہ آئے گی کوئی ہم پر مصیبت
نبیؐ جب تک ہمارے درمیاں ہیں

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُخِ حیات پہ لے دے کے جو تمازت ہے
سب اُنؐ کے نام کی تابندگی کی برکت ہے

اُس ایک اِسمؐ کے صدقے میں ہے بھرم سب کا
وہ ایک اِسمؐ ہی سب عزّتوں کی عزّت ہے

حضورؐ، آپ ہیں آئینِ ہر زمانے کا
حضورؐ، آپ کی ہر دَور میں ضرورت ہے!

اُسیؐ نے حُسن کا اِدراک ہم کو بخشا ہے
وہؐ اِبتدا ہے، وُہیؐ عشق کی نہایت ہے

خُدا بھی جسؐ پہ دُرُود و سلام بھیجتا ہے
میں خوش نصیب کہ مجھ کو اُسیؐ سے نسبت ہے

میں سوچتا ہوں اُنھیںؐ، اُنؐ کے دَور میں جا کر
مِرے لیے یہ مَسافت بھی اِک سعادت ہے

سوادِ شہرِ نبیؐ ہے، زبان بند رہے!
یہ وہ جگہ ہے، خموشی جہاں عبادت ہے

کبھی یہ اِتنی زبُوں حال تو نہ تھی پہلے
حضورؐ، کچھ بھی ہے، یہ آپؐ ہی کی اُمّت ہے!

نظر میں سیرتِ خیرُ الانامؐ ہے سیفی
ہر ایک شعر مِرا پیار سے عبارت ہے

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عشق مُسافت پر نکلا ہُوں، آگے اللہ مالک ہے
دُنیا پیچھے چھوڑ آیا ہُوں، آگے اللہ مالک ہے

یوں تو جتنے رستے ہیں سب طَیبہ ہی کو جاتے ہیں
دِل کا رستہ ڈھونڈ رہا ہُوں، آگے اللہ مالک ہے

دروازے سے آگے مجھ پر کیا گزرے معلوم نہیں
دروازے تک آ پہنچا ہُوں، آگے اللہ مالک ہے

سُورج چاند ستارے، اُنؐ کے رُخ سے کسبِ نُور کریں
مَیں اندر باہر مَیلا ہُوں، آگے اللہ مالک ہے

میری ناداری پر شاید رحمت جوش میں آ جائے
نذر کو بس آنسو لایا ہُوں، آگے اللہ مالک ہے

اُنؐ کے ذِکر سے فرصت کب ہے جو عقبیٰ کی فکر کروں
بس اُنؐ کو سوچا کرتا ہُوں، آگے اللہ مالک ہے

اَور گناہوں کے دھونے کا سیفی کیا سامان کروں
کتنے دریا رو بیٹھا ہُوں، آگے اللہ مالک ہے

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مشکل ہے اَے نبیوں کے سردارؐ، نہایت مشکل ہے
زندہ رہنا فرقت میں، سرکارؐ نہایت مشکل ہے

سارا جسم ہی آنکھیں بن جائے تو کوئی بات بنے
دو آنکھوں سے روضے کا دیدار نہایت مشکل ہے

دل پر گزرا کرتی ہے جو تنہائی کے عالَم میں
لفظوں میں اُس مشکل کا اِظہار نہایت مشکل ہے

اب تو اِس کے سینے پر اَسرار کُھلے ہیں طَیبہ کے
بچ جائے اَب آپ کا یہ بیمار، نہایت مشکل ہے

اَب تو روگ لگا بیٹھا ہُوں آپؐ پہ مرنے والوں کا
جیتے جی اَب جائے یہ آزار، نہایت مشکل ہے

اُنؐ کے ذِکر کا پیڑ جہاں سایہ پھیلائے رہتا ہو
اُس آنگن میں اُٹھ جائے دِیوار، نہایت مشکل ہے

پار اُترنا ہے سیفی تو اُنؐ کے نام کا وِرد رہے
ورنہ یہ کشتی اور یہ پتوار، نہایت مشکل ہے!

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا چاہیے اَور اُس کو بھلا آپؐ کے در سے
ہو جائے جسے نعت عطا آپؐ کے در سے

کُھلتے ہیں تخیُّل پہ تقدُّس کے دریچے
اَلفاظ کو مِلتی ہے جِلا آپؐ کے در سے

رہتا ہوں سدا محوِ طوافِ درِ اَقدس
ہونے کو تو ہوتا ہوں جُدا آپؐ کے در سے

دو آتشہ ہو جاتا ہے پھر نشّۂ وَحدت
کعبے میں جب آتی ہے ہَوا آپؐ کے در سے

مثال

اپنے ہی مرے مجھ سے بغاوت پہ تُلے تھے
دل بیٹھ گیا جب میں اُٹھا آپؐ کے در سے

جب بات ہے یوں، خاک میں مِل جاؤں میں سیفی
دُنیا کو مِلے میرا پتا آپؐ کے در سے

....

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

چاہے سَو بار یہ دُنیا چُھوٹے
اب نہ در آپ کا آقاؐ چُھوٹے

نام یہ کس کا لبوں پر آیا
آنکھ کی قید سے دریا چُھوٹے

اُس کی حسرت کو وُہی جانتا ہے
جیتے جی جس سے مدینہ چُھوٹے

جس کو مِل جائے سہارا اُنؐ کا
وہ غمِ دَہر سے سستا چُھوٹے

دیکھ کر عظمت و معراجِ بشر
قُدسیوں کا بھی پسینہ چُھوٹے

مَر کے بھی نشہ نہ اُترے جس کا
مَر نہ جاؤں جو وُہ صہبا چُھوٹے!

یُوں چلا جانبِ طَیبہ سیفی
قید سے جیسے پرندہ چُھوٹے

....

صلی اللہ علیہ وآلہ

روشنی تجھؐ سے، ہُوا تجھؐ سے ہے
تُو خُدا سے ہے، خُدا تجھؐ سے ہے

اِبتدا تجھؐ سے ہُوئی تھی، لاریب
آدمیّت کی بقا تجھؐ سے ہے

تُوؐ شناسائیٔ حق کا رستہ
حمد تجھؐ سے ہے، ثنا تجھؐ سے ہے

تُوؐ بہاروں کا نقیبِ اوّل
ہر نفَس مہکا ہُوا تجھؐ سے ہے

طُور کا نُور بھی تیرا مظہر
اور حِرا میں بھی ضیا تجھؐ سے ہے

ورنہ دُنیا میں خزاں ہی رہتی
نخلِ اُمّید ہرا تجھؐ سے ہے

وہ کبھی خود سے نہ مِلنے پائے
آدمی جو بھی جُدا تجھؐ سے ہے

تیرے در سے نہیں خالی لوٹی
حُرمتِ حرفِ دُعا تجھؐ سے ہے

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چھٹ گیا سارا نگاہوں سے غُبار آکر یہاں
ہو گیا رِشتہ فلک سے اُستوار آکر یہاں

حاضری میں ہیں ملائک اور حُضُوری میں بشر
بڑھ گیا ہے آدمی کا اِعتبار آکر یہاں

اَور ہی ہاتھوں میں ہوتی ہے دلوں کی باگ ڈور
ختم ہو جاتا ہے خود پر اِختیار آکر یہاں

اِس جگہ ڈھونڈے سے بھی اَپنا پتا مِلتا نہیں
کرنا پڑتا ہے خود اَپنا اِنتظار آکر یہاں

اِس جگہ آ کر ہُوا اِدراک اپنی ذات کا
ہو گئے دیوانے کیا کیا ہوشیار آ کر یہاں

کچھ گنہ گار اَیسے بھی ہوتے ہیں جن کو رُوز و شب
ڈھونڈتی ہے رحمتِ پروردگار آ کر یہاں

ایک سجدے کے عوض لکّھے گئے سجدے ہزار
خوب چمکا ہے ہمارا کاروبار آ کر یہاں

کون کر سکتا ہے پھر اچھّا ترے بیمار کو
کب اُترتا ہے جو چڑھ جائے بخار آ کر یہاں

تجھ پہ بھی کُھل جائیں گے وَالّیل کے سِرّ و رُموز
ایک شب تُو بھی کسی صُورت گزار آ کر یہاں!

....

صلی اللہ علیہ وآلہ

جانتے ہیں مجھ سے اُٹھ سکتی نہیں میّت مِری
پھر بھی لَوٹا دیں مدینے سے تو یہ قسمت مِری

کیا ہُوئی ساری عبادت، کیا ہُوئی محنت مِری
کام آئی کچھ اگر تو آپؐ سے نسبت مِری

اُنؐ کی یادوں کے سہارے جی رہا ہُوں آج تک
مَیں تو مَر جاتا نکل جاتی اگر حسرت مِری

بس یہی دو چار نعتیں، بس یہی حمد و ثنا
بس یہی میرا خزانہ، بس یہی دولت مِری

میرے سینے میں بھی اُنؐ کی یاد کے در باز ہیں
آسماں سے کم کسی صُورت نہیں وُسعت مِری

پابجولاں لے چلو مجھ کو مدینے کی طرف
چین سے کب بیٹھنے دے گی مجھے وَحشت مِری

عمر بھر اُنؐ کے غلاموں میں رہا میرا شمار
دیکھیے کیا جا کے محشر میں لگے قیمت مِری

جب عقیدت کا سفر درپیش ہوتا ہے منیر
چھوڑ جاتی ہے بہت پیچھے مجھے حیرت مِری

....

جہاں ہر ذرّہ ہم دوشِ قمر ہے
درِ خیرُ البشرؐ ہی ایسا در ہے

بہ ایں عالم رواں ہے نظمِ دُنیا
سب اُنؐ کے آستانے کا اثر ہے

ہوائے شہرِ طَیبہ میں کِھلے گی
کلی جو بے کلی کی شاخ پر ہے

کسے کس وقت، کس شے کی ہے حاجت
مِرے سرکارؐ کو ساری خبر ہے

مجھے کافی ہے یہ ایمان میرا
مِرے حالات پر اُنؐ کی نظر ہے

وہ لمحہ جب میں اُنؐ کو سوچتا ہوں
عبادت کے برابر معتبر ہے

اِسے تو چھوڑ آیا تھا مدینے
یہ کیا شے ہے جو میرے دوش پر ہے!

پتا کیا پوچھتے ہیں آپ مجھ سے
زمیں پر ایک ہی تو میرا گھر ہے

بہالے جائے جو مجھ کو مدینے
وہ آنسو، قرض میری آنکھ پر ہے

سلام اُنؐ پر کہ اُنؐ کا نام سیفی
کلیدِ عشق ہے، اصلِ ہُنر ہے

....

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دل میں کعبہ، آنکھ میں شہرِ نبیؐ لایا ہوں مَیں
تیرگی لے کر گیا تھا، روشنی لایا ہوں مَیں

حیرتیں بکھری پڑی تھیں ہر قدم، ہر موڑ پر
آئنوں کے شہر سے صورت نئی لایا ہوں مَیں

چھوڑ آیا ہُوں میں اپنے آپ کو اُس شہر میں
اور اپنی ذات میں اِک اَجنبی لایا ہوں مَیں

کم نہیں ہوتی زمانے بھر کے دریاؤں سے پیاس
جو مدینے میں بجھے وہ تشنگی لایا ہوں مَیں

کوئی مجھ سا بھی تونگر ہو نہیں سکتا حضورؐ!
آپؐ کے در سے کچھ ایسی آگہی لایا ہوں مَیں

بٹ رہی تھیں نعمتیں دونوں جہانوں کی مگر
مانگ کر اُنؐ کے غموں کی چاشنی لایا ہوں مَیں

لَوٹ آیا ہُوں پھر اَگلے سال جانے کے لیے
عمر بھر کے واسطے آوارگی لایا ہوں مَیں

مَیں کبھی گھاٹے کا سَودا کر نہیں سکتا منیر
جان دے آیا ہوں لیکن زندگی لایا ہوں مَیں

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

موسم ہیں جُدا سب سے فضا اَور ہی کچھ ہے
اُس شہر میں جینے کا مزہ اَور ہی کچھ ہے

اُس در کی گدائی بھی مقدّر سے ہے مِلتی
اُس در کی گدائی میں نشہ اَور ہی کچھ ہے

کیوں مجھ کو دواؤں پہ لگا رکّھا ہے تم نے
چارہ گرو، تریاق مِرا اَور ہی کچھ ہے!

اِس بار ارادہ ہے مدینے سے نہ لوٹوں
اِس بار مِرے لب پہ دُعا اَور ہی کچھ ہے

جنّت ہی فقط اِس کا صلہ ہو نہیں سکتی
احمدؐ سے وفاؤں کا صلہ اَور ہی کچھ ہے

دل جس سے منوّر ہے، نظر جس سے ہے روشن
اُس مہرِ درخشاں کی ضیا اَور ہی کچھ ہے

گستاخ نہ بن، ہونٹوں کو جنبش نہ دے سیفی!
آنکھوں سے ادا ہو تو دُعا اَور ہی کچھ ہے

....

سلام

رضی اللہ عنہ

دشت کہانی مانگ رہا ہے
پیاس سے پانی مانگ رہا ہے

جلتی ریت پہ سجدہ پھر سے
اِک پیشانی مانگ رہا ہے

سُورج کے ڈَھلنے سے پہلے
دِن قربانی مانگ رہا ہے

دریا تو دریا' مشکیزہ
اب طُغیانی مانگ رہا ہے

کون زمیں ہے پاؤں کے نیچے
خون روانی مانگ رہا ہے

اپنے سَر کی قیمت دے کر
حُر، حیرانی مانگ رہا ہے

زَنجیروں کا ایک اِک حلقہ
پھر زِندانی مانگ رہا ہے

وقت یہ کیسا وقت پہ آیا
آپؓ کا ثانی مانگ رہا ہے

خُون نیا پا کر بھی سیفی
آنکھ پُرانی مانگ رہا ہے

....

رضی اللہ عنہ

کتنی صدیاں بیت گئی ہیں گریہ بند نہیں ہوتا
پانی بند تو ہو سکتا ہے، دریا بند نہیں ہوتا

اندھے زعم میں آندھی شاید یہ سچائی بھول گئی
چند مسافر کم ہونے سے رستہ بند نہیں ہوتا

موت اور سائل دستک کی خفت سے بچ بھی سکتے ہیں
اک گھر ایسا ہے، جس کا دروازہ بند نہیں ہوتا

خون کی تحریروں سے روشن ہے تاریخ کی پیشانی
دیواروں کے اندر سورج چہرہ بند نہیں ہوتا

ایک نہ ایک شہادت کا پہلو اَب بھی پوشیدہ ہے
روز لِکھا جاتا ہے پھر بھی لکھنا بند نہیں ہوتا

جب تک پَیروکار نبیؐ کے آنا بند نہیں ہوتے
حق کی خاطر جاں دینے کا رستہ بند نہیں ہوتا

کیا کیا ظلم نہیں ہوتے اب، لیکن مَیں بھی دیکھوں گا
ایک حسینؓ کے آ جانے سے کیا کیا بند نہیں ہوتا

....

رضی اللہ عنہ

کس نے روکا ہے زمانے میں ہَوا کا راستہ
حشر تک چلتا رہے گا کربلا کا راستہ

خون کی سُرخی نہ شامل ہو تو کُھل سکتا نہیں
فصلِ گُل کا راستہ ہو یا صَبا کا راستہ

دوشِ سرکارِؐ دو عالم پر سواری ہے گواہ
اِبتدا میں چُن لیا تھا اِنتہا کا راستہ

کس لیے اُسؓ کے قدم اُٹھتے نہ سُوئے کربلا
جس نے بچپن سے چُنا تھا مُصطفٰےؐ کا راستہ

سینکڑوں رستے خرد کے واسطے ہوں گے مگر
ایک ہی ہوتا ہے دُنیا میں وفا کا راستہ

زندگی سے اکبرؓ و اصغرؓ نے آنکھیں پھیر لیں
منکشف جب ہو گیا اُن پر بقا کا راستہ

پھر خلاؤں میں بھٹکنا اُس کی قسمت ہے منیر
ہو کے طَیبہ سے نہ گزرے گر دُعا کا راستہ

....

رضی اللہ عنہ

صحراؤں میں جشن منایا جا سکتا ہے
ریت پر اَن مِٹ نقش بنایا جا سکتا ہے

نسبت ہی کچھ ایسی ہے دونوں کے اندر
جاں دے کر ہی دِین بچایا جا سکتا ہے

بیعت مانگنے والا ہاتھ قلم کر ڈالو!
قافلہ راہ سے واپس لایا جا سکتا ہے

پھر کیا دیر ہے اُنؓ کا اُسوہ اپنانے میں
جب اُنؓ کا اُسوہ اپنایا جا سکتا ہے

اُنؑ کی پیاس کے ذِکر سے لب، تر ہو سکتے ہیں
اُنؑ کے غم سے اَشک کمایا جا سکتا ہے

زنجیروں کے حلقے آیت پڑھ سکتے ہیں
نیزوں پر قرآن اُٹھایا جا سکتا ہے

اُنؑ کے عشق کی مَشعل روشن کر دینے سے
ماضی میں واپس بھی جایا جا سکتا ہے

....

رضی اللہ عنہٗ

پھر نہیں رُکتے وہ پَل بھر کے لیے
گھر کو چھوڑ آتے ہیں جو گھر کے لیے

کیوں نہ معراجِ شہادت ہو نصیب
ایک ہی سَودا ہو جب سَر کے لیے

ذرّہ ذرّہ ہے نجف کا آفتاب
روشنی لے جایئے گھر کے لیے!

راستوں کا جال تھا پھیلا ہوا
ایک ہی رستہ تھا اکبرؓ کے لیے

زندگی کا فیصلہ درپیش تھا
ایک پَل کافی تھا اصغرؓ کے لیے

علم تُو نے اس قدر بخشا ہمیں
جس قدر بوسے ترِے در کے لیے

دولتِ ہفت آسماں بخشی مگر
بے زری رکھّی ابوذرؓ کے لیے

نہر تو اِک اِستعارہ تھا منیر
پیاس ہی کافی تھی منظر کے لیے

....

رضی اللہ عنہ

جتنے کانٹے تھے رہِ حق سے ہٹائے ہُوئے ہیں
ریت پر سارے گلاب اُنؓ کے کِھلائے ہُوئے ہیں

کیا عجب ہوش نہیں گر اُنھیں اپنے سَر کا
بوجھ ہی ایسا وہؓ کاندھوں پہ اُٹھائے ہُوئے ہیں

کیسے ممکن ہے دِیا بجھنے پہ رُخصت ہو جائیں
جوت جو عشق کی سینے میں جگائے ہُوئے ہیں

سُخنِ حق کے سِوا کچھ نہیں کہنے والے
یہ وہ بچّے ہیں جو نبیوں کے کھلائے ہُوئے ہیں

یہ براہیمؑ کی اَولاد ہی کر سکتی ہے
پیاس بھی پیتے ہیں، زمزم بھی بہائے ہُوئے ہیں

ہم بھی ہوتے تھے کبھی گریہ کناں لیکن اب
ہم نگاہوں میں جمال اُنؐ کا بسائے ہُوئے ہیں

ہم تجھےؐ سنگِ عقیدت نہیں بننے دیں گے
ہم ترےؐ نام کو تحریک بنائے ہُوئے ہیں

آج کے دِن نہیں آنا مجھے خود میں سیفی
آج کے دِن وہؐ مرے شہر میں آئے ہُوئے ہیں

....

رضی اللہ عنہ

جو سانحہ کبھی گزرا نہ تھا، گزر جاتا
حسینؓ خون نہ دیتے تو دِین مَر جاتا

وفا لباس تھا، اِس واسطے شکن نہ پڑی
لباس خون کا ہوتا اگر، بکھر جاتا

میں کاش ڈھال بنا سکتا اپنے سینے کو
میں چند زخم تو کم اُس بدن سے کر جاتا

جب اُنؓ کی، کوثر و تسنیم پر حکومت ہے
تو کیوں فُرات کا احسان اُنؓ کے سر جاتا

مثال

جس ایک لمحے نے صحرا میں پیاس لکھی تھی
وہ لمحہ، کاش مِری آنکھ میں ٹھہر جاتا!

درِ رسولؐ سے بڑھ کر کوئی پناہ نہ تھی
غمِ حسینؓ مِرے ساتھ کس کے گھر جاتا!

....

مَنقبَت

پھر کہاں چمکا مقدّر اِس طرح اِنسان کا
آئینے کے سامنے تھا آئنہ اِیمان کا

مول کس سکّے میں لگ سکتا ہے اُنؑ کی جان کا
سر کٹا کر سانس لیتے ہیں جو اِطمینان کا

"بوترابؑ" لکھ کے کاتب ہو گیا تھا مطمئن
مرحلہ جب آ پڑا تھا زیست کے عنوان کا

چشمِ حیراں کے تعاقب میں ہے دل شاید کہ یوں
راستہ کوئی نکل آئے ِتری پہچان کا

آپؑ ہی لائیں تو لائیں اُس سے آگے کی خبر
کربلا ہے نقشِ آخر دشتِ صد اِمکان کا

موت آ سکتی نہیں تیرے شہیدوں کو کبھی
خشک ہو سکتا نہیں چشمہ ترے فیضان کا

تھا تقاضا ہی کچھ ایسا عدل کا، جب آپؓ کو
کام لینا پڑ گیا تلوار سے میزان کا

منقبت اُنؓ کی بیاں کرنا ہے اِک کارِ مُحال
ڈھونڈ کر لانا پڑے ہر لفظ اُنؓ کی شان کا

ایک آیتؓ سو رہی تھی، اُسؐ کے بستر پر منیر
اور جاری تھا مدینے کو سفر قرآن کا

....

قطعہ ثلاثی

☆

شہود و شاہد و مشہود کیا ہے
زِیاں کا خوف، فکرِ سود کیا ہے
نہیں ہے گر یہ اُس کی ذات تو پھر
مِرے چاروں طرف موجود کیا ہے

☆

سمندروں کا کلیجا تو پل میں کٹ جاتا
فلک پہ بوجھ جو پڑتا، فلک اُلٹ جاتا
اُنھیںؐ کا قلب تھا جو سہہ گیا، اگر قرآں
پہاڑ پر بھی اُترتا، پہاڑ پھٹ جاتا

☆

کُھلیں گے سارے زمانے کے تجھ پہ دروازے
غمِ نبیؐ کی کبھی کائنات لے کے تو دیکھ!
نظر پہ روشنی، دل پر سکون اُترے گا
تو اُنؐ کا نام محبت کے ساتھ لے کے تو دیکھ!

☆

☆

اپنے اپنے وُجود میں مصروف
اپنی اپنی حُدود میں مصروف
آنکھ نظّارۂ حبیبؐ میں غرق
دل رُکوع و سجود میں مصروف

☆

شرط یہ ہے قبُول ہو جائے
ورنہ ہر اِک عمل اضافی ہے
یوں تو میری نجات کو سیفی
نعت کا ایک شعر کافی ہے

☆

مجھ پہ لفظوں کی کُھل کے بارش ہو
کِشتِ اَفکار معتبر کر دے!
صورتِ رزق مجھ پہ نعت اُتار
عشق سے دل کی کوٹھری بھر دے!

☆

☆

اپنی اُلفت کا دِیا دِل میں جلا دے آقاؐ
عشق بھٹّی میں مجھے خوب پکا دے آقاؐ
میری نس نس سے ترے پیار کی کرنیں پھُوٹیں
نعت کہنے کا مجھے ڈھنگ سِکھا دے آقاؐ

☆

کیوں نہ اُس در کی خاک ہو جائیں
سب گناہوں سے پاک ہو جائیں
آسرا گر نہ اُسؐ کی ذات کا ہو
ہم تو سیفی ہلاک ہو جائیں

☆

نبیؐ کے شہر سے منسوب ہونا
مِری قسمت میں تھا کیا خوب ہونا
میں اپنے آپ میں آنا نہ چاہوں
مبارک ہو مجھے مجذوب ہونا

☆

☆

مِری پونجی ...... مرا اِیمان اُنؐ پر
مِرے بچّے تو پھر بچّے ہیں میرے
مِرے ماں باپ بھی قربان اُنؐ پر

☆

گناہوں سے، غموں سے پاک ہوتا
لپٹ رہتا سدا قدموں سے اُنؐ کے
میں اُنؐ کے راستے کی خاک ہوتا

☆

مُحبّت، خُلق، خوشبو، روشنی ہیں
ہمارے ذہن میں کیسے سمائیں
حدِ اِدراک سے باہر نبیؐ ہیں

☆

یہیں بخشش، یہیں رحمت ہے سیفی!
قیامت کے رہو تم منتظر کیوں؟
درِ احمدؐ ...... درِ جنّت ہے سیفی!

☆

☆

یاد کو اُنؐ کی لَبادہ جب کِیا
قلب پر اَنوار کی بارش ہوئی
نعت لکھنے کا ارادہ جب کِیا

☆

یوں تو روز آتا تھا سُورج سامنے
اِس لیے سایہ نہ تھا، سرکارؐ کا
ماند پڑ جاتا تھا سُورج سامنے

☆

کیا امانت، کیا دیانت کے اُصول
غیر ممکن ہے کبھی نقصان ہو
اُنؐ سے گر سیکھیں تجارت کے اُصول

☆

قلب تھا ریشم کا، آہن کا بدن
اُسؐ کی قوّت کا ہو اندازہ کہاں
جس کے سائے میں پلیں خیبر شکن

☆

☆

آنسوؤں کے چَراغ جلتے رہیں
سبز گنبد نہ جب تلک دیکھوں
اے خُدا، میرے سانس چلتے رہیں

☆

طوفِ کعبہ تو اِک بہانہ ہے
سانس لینے کو رُک گیا تھا یہاں
مجھ کو دراصل طَیبہ جانا ہے

☆

ساتھ یاں تک دیا، خدا حافظ!
لَوٹ کر اُنؐ کے در سے کون آیا
زندگی شکریہ، خُدا حافظ!

....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے کا اِرادہ کر لیا ہے
محبّت کو لَبادہ کر لیا ہے

مِری آنکھوں نے اَشکوں کا ذخیرہ
زِیادہ سے زِیادہ کر لیا ہے

اُڑا لے جائے گی اُس در پہ مجھ کو
ہَوا نے مجھ سے وَعدہ کر لیا ہے

پڑے گا کام اُنؐ کی رحمتوں سے
سو دامن کو کُشادہ کر لیا ہے

ابھی گھر ہی میں ہُوں اور لگ رہا ہے
سفَر طَے جیسے آدھا کر لیا ہے

یہ واجِد عِشق ہے جس میں خِرَد سے
جُنُوں نے اِستِفادہ کر لیا ہے

ہَوائیں خُود دِیے جِس پر جلائیں
اُسی رستے کو جادہ کر لیا ہے

نَفَس گُم کر کے سیفی جا رہا ہُوں
بُزُرگوں سے اِفادہ کر لیا ہے

منیر سیفی کا تعلق لاہور اور کراچی دونوں دبستانوں سے بہت گہرا ہے، شاید ہی کوئی اور شاعر ایسا ہو جس نے دونوں شہروں میں ایسی بھرپور زندگی گزاری ہو جیسی کہ منیر سیفی نے گزاری ہے مگر اس کے باوجود اُس کے اندر اِنکساری ہے اور ردِّ ذات کا ایسا رُجحان پایا جاتا ہے جس کی مثال دُور دُور تک نہیں ملتی۔ وہ لوگ بھی جو خُود کو صُوفیانہ روایت سے متعلّق سمجھتے ہیں، اپنے آپ کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ تعلّی تو ویسے بھی اُردو شاعری کی خصُوصیات میں سے ایک ہے۔ جو لوگ شاعری کے کرافٹ کی مَبادیات بھی نہیں سمجھتے، تعلّی اُن کے ہاں بھی پائی جاتی ہے۔

منیر سیفی نے اِس رُجحان کے خلاف آواز تو نہیں اُٹھائی مگر خاموش احتجاج کرتے ہوئے جو رویّہ اپنایا ہے وُہی اُس کی اِنفرادیّت ہے۔ وہ کرافٹ جاننے کے باوجود کبھی اس کی نمائش نہیں کرتا، نہ غزل میں نہ کسی اَور صنف میں اَور حمد و نعت تو میدان ہی ایسے ہیں جہاں اپنی انکساری کے اظہار کے علاوہ اَور کچھ کِیا ہی نہیں جاسکتا۔ منیر سیفی نے بہت احتیاط اور محبّت کے ساتھ اِس وادی میں قدم رکھّا ہے، اور ایسے ایسے شعر کہے ہیں جو صرف اُس کی نہیں پُورے عہد کی نمائندگی بھی کرتے ہیں۔

شہزاد احمد

ISBN 969 8527 25 7

کاغذی پیرہن
KAGHADHI PAERAHEN

Computer Graphics : (Angles) Khawaja Afzal